

وَلَا تَرْكَبُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَمَا تَسْكُونُوا

دانشگاه امام خمینی

و بایونی امامت

موسسه تخصصی امام خمینی

دفتر انتشارات و نشر

شماره ۱۳۹۹/۷/۱۰
 هر ماه یک بار
 در تهران
 چاپ و انتشار

مؤلف

حضرت مولانا مولوی محمد علی اسحاق
 مؤلف

استاد یحیی شیخ
 مؤلف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

استفتاء

کیا فلاسے میں طبعاً جن میں سلا میں کلام الہی دو میں ایک غیر مقلد دوسرا حقیقی۔ مگر
اسی نہیں ہے نیز اگر نہیں۔ غیر مقلد چنانچہ اگر مقلد غرض کہ جس کے پیچھے فلاسے میں جاوے
ایک ایک ہے۔ جیسا کہ تصدیق
شیخ احمد مستدبر مضع فرید پور۔ شریفہ علیہ السلام

الجواب

غیر مقلد کے پیچھے ہر مذہب میں نہیں۔ جن کے گندے عقائد کے علاوہ طہارت میں ہر
مذہب کے لئے مصلحتیں ہیں۔ یہیت سافرق ہے۔ ان کے نزدیک جب تک رنگ منو۔ ہر مذہب کے
اپنی پیروی نہیں۔ بڑا ایک کوئی میں ایک باوجود اس سے حق نہیں ہے۔ اس سے پاک سمجھتے ہیں۔
ایسوی سے مقلد اس طہارت بابر سے طہارت کو اس مقلد مذہب میں طہارت مذہب کو
ہے۔ یہی مقلد نام چنانچہ قرآن اچھا ہے۔ یہی مقلد نام چنانچہ قرآن اچھا ہے۔ یہی مقلد نام چنانچہ قرآن اچھا ہے۔
کو لازم ہے کہ وہ مقلد نام چنانچہ قرآن اچھا ہے۔ یہی مقلد نام چنانچہ قرآن اچھا ہے۔ یہی مقلد نام چنانچہ قرآن اچھا ہے۔

میں اس سلا کو مذہب سے لکھا ہے۔ جس کے مذہب سے لکھا ہے۔ جس کے مذہب سے لکھا ہے۔ جس کے مذہب سے لکھا ہے۔
مذہب اسلام کو فرما۔ اپنی عقائد و عقائد میں لکھا ہے۔ اپنے میں نہیں دگوں کا نام
چنانچہ اس۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال و کمینہ و تہذیب و تمدن میں میری مدد ہے
میں دگوں کا نام چنانچہ مذہب ہے۔ مال لکھا ہے۔ عقائد و عقائد میں لکھا ہے۔ اپنے
مذہب میں لکھا ہے۔ مال لکھا ہے۔ عقائد و عقائد میں لکھا ہے۔ اپنے

مذہب میں لکھا ہے۔ مال لکھا ہے۔ عقائد و عقائد میں لکھا ہے۔ اپنے
مذہب میں لکھا ہے۔ مال لکھا ہے۔ عقائد و عقائد میں لکھا ہے۔ اپنے

کتابت دو فرسہ۔ ایک صحت گزشتہ۔ دوسری ماستہ صفت۔ کبریت فوہوت
صفت صحت نیز دو گند کے ہے شروع دونوں چاندی۔ نہ کافر علیہ بن سکنا ہے
نہ نماز کا اہم بن سکنا ہے۔ معلوم نہ کہ اس کے ہے حسن ہذا شرط ہے۔ صرف
تذاتی کرگئی۔ غیب نہیں مگر ذاتی کرگئی غیب ہوتی۔ تو خدایہ ذوات، حق الکتا یقین ہے
مگر ذلک الاستغلیٰ حق الشاکو یعنی صحت کفر چہتہ و اسل سے شکوں کے ہے
جسٹ طبقہ ووزر کہتے کیا سید کذاب و اگر نہیں آتا تھا کیا مرزا نعیم احمد
کہا کہ نہیں آتا تھا۔ کالڈ الاصلہ کہنے سے کوئی خاکہ پیش نہیں بن سکتا جیسے عیسا
آپ کو جوتیاں اسے لگائیں وہ عیسا ہونے سے نہیں نکلتے جو نبیوں نے کالڈ الاصلہ
کہا یہاں وہ چاہے خدا کو جو توہم کہے چاہے جبریل کی توہم کہے۔ گاہیں وہ سے ہوا
سے نکلتے۔ نہیں یہ بات عیسٰی خدا بھی اگر خدایتا کے یا حضرت علیہ السلام کی شان میں
گستاخی کر لگا۔ خدایہ اسلام سے خارج ہو جائیگا۔

خیر مقلدوں کا خدا کو جھوٹ پر تھوڑا آنا اور خدا کو وہ غلطی پر تھوڑا آنا اس سے
پر تھوڑا گندہ عقیدہ کیا برگا۔ کذب و دھوکہ ہے کہ خدا قتل نے کفر و کذاب کبیراں پر
مستلک ہے۔ یہ کلمہ اس سے کیسے ممکن ہوگا تفصیل کبیرہ جیست کہ کذاب کہیں کرنا
تھوڑے پر لکھ رہے جب خدا کو بھی خالی نہ چھوڑا۔ تو نبی مل کب نکل رہے تھے جی ۶
یہ کفر و کذب بریز کر کیا اند سداقی +

خدا یا نہ جب خدایہ جوت ہو گیا۔ تو کیا جی عبدو اب بخودی ہو گیا۔ ایک عقیدہ
کی بہت لکھا ہے وہ کیا کتب استہداف کذاب صدیق حسن علیہ رگش اسے کہتے مقلد
انہر۔ کہا ہے ہا کہ خدا کے اجدادوں پیشاں طریقہ کبیرہ میں۔ عرش پہاں لکھا ہے
پیشاں لکھا ہے بلکہ سوری شہا۔ اللہ نے اپنے انہر و جوت میں لکھا ہے کہ خدا عرش پہاں
لکھا ہے پیشاں لکھا ہے اس کے پہاں سے عرش جیوں پہاں لکھا ہے۔ سوری و عبد الزمان
فریقلہ ای کتاب جو یہ الہدی صحت میں لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب آسمان و کواکب
اللہ عز و جل قرآن مجید و مہد الزمان ماسیحا و عیسا مکرسی

وعلق لدمن احد ايموله فذوالعرش حمود وعتد الحند

پتے حمود سے ہے۔ حمود زاد ہے۔ جہانگیر توفیق کے ہے۔ اور یہ بھی حمود ہے جس کے خطے ہیں۔ یہی میں پتے ہو کیا گیا۔

ہر گز کسی نام میں سے مراد وہیں۔ توفیق علی کسی نام پر نہ تھا۔ غلام ہو گیا۔ خطہ حمود
کو اہل ہندوؤں میں جو ہو گیا جو پختہ صفت و شہادہ علی۔ غرض ہندوؤں میں کہنے کوئی نہ کہ
میں نے محمد کو کب قتل کیا۔ میں نے محمد کو مارا۔ وہ کہہ سکتا ہے کہ نام میں نہ کہتا ہے
تجربہ ہندوؤں کے یہاں میں سے کسی ایک صفت کا ذکر کیا کا کر کے۔ وہی
ہی حضور علیہ السلام کی ایک صفت کا ذکر ہے کہ شکر ہو گا۔ حضور کے ہندو
میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ آپ عالم غیب ہیں۔ یہاں تک کہ آپ شتی اور دنیوی فرد
کو بھی جانتے ہیں۔ جو اس بات کا ذکر ہم اس کے کب رسول کریم۔ جب وہاں کہیں
تھا۔ تو وہ کب کل کو نہیں دخل پہنکتا ہے۔ میرے میں قول کی تصدیق کتب خاصہ میں
ملتی ہے۔ ہندوؤں میں اس سے روایت ہے۔ قرآن میں قال فی قولہ قالے وانیین
تاکتہم لیکن قرآن انا لکما لکھن وکلفے وکما ان تہیل من لکھن وکلفے
یہ صفت احمد ان ناقہ فلات ہولوی کفا وکفا وصابریدہ بالغیب۔ روا
ابن جریر حاکم علیہ السلام نور جلد ثالث ص ۲۵۳ یعنی کسی شخص کی اوتنی کم ہو گئی۔
اس سے حضور علیہ السلام سے روایت کیا۔ چونکہ یہ کہ غریب بیکل آباد آپ نے
فرمایا کہ انہوں نے بیکل اور ان کے مکان میں ہے۔ ایک سافق نے کہا۔ کیا غریب جانتے ہیں
تو خدا تعالیٰ نے یہ بہت آدھی۔ کیا اللہ تعالیٰ کے رسول کو خدا کرتے ہو۔ چنانچہ
ذیاباد۔ عرم ہند کے یہ کارہر ہو گئے ہو۔ دیکھو اس بحث میں جتنا کہنے سے لکھا رسول
غیب جانتے ہیں کہ کافر تو نہ ہو گیا۔ جو مطلق حضور علیہ السلام کے غریب
کا شکر ہو۔ وہ کہیں نہ کارہر ہو گا۔

اختیار المحدث ، ایام ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹۳۵ء میں ہر گز رشید اس کے ہاتھ کا
یہ خط لکھتے ہیں کہ یہ اصل حدیث ہے اس میں ابن عباس کا نام نہیں۔ اول تو محدثین کے

ایک رسول مبعوث ہوا کرتا ہے۔ پہلے بخاری بارہ ما صفر ۶۶۵ میں پھانسی
 سے اجڑاؤ نہ کسی کا سول ہو رہے۔ پہلے۔ سرسوی شام کا کہہ تسلیم کا دلیل کرنا
 کہ انکو قہر ہے کہ آپ نے بلوایا۔ حضرت قسایت ہے۔ تحقیق یہ تو ہر ایک کیلئے
 کہ قہر۔ سہر اجڑا گیا۔

تفسیر بیان جہاں اہل مشرق و غربت شاہکار ہیں کہ ان کو اللہ مبعوث کرتا ہے
 انا آنکھ تھکے علیٰ سیرت انکھ تھکے علیٰ سیرت انکھ تھکے علیٰ سیرت انکھ تھکے
 وقال المدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علیٰ امی
 فی صورہا فی الطین کما عرضت علی لہم وعلیت من یومن بی ومن
 یکفر بی فلیقم ذلک انفقہن فقد لہا استغنایا لہم بعد انہ لہا سلم
 من یومن بہ ومن یکفر صحت لہم خلق حید وخلق معہ وما یبغضنا فلیقم
 ذلک رسول اللہ فقام علی ملت من لہم اللہ تعالیٰ وانفی علیہ لہم قال
 ما بال اقوام طعنوا فی من لا یتعونی عن حقو فیما بینکم و بین الساعۃ
 الا نبأکم بہ فقام عبد اللہ بن حذافۃ السہمی فقال من ابن یارسول
 اللہ انک من مدعی من انہ نے دشمنی فرادیا کہ اسے منافق میرے علم غیب
 میں تھا کہتے ہو مجھے تو ایک فوجت کا حال یاد ہے کہ فلاں مشی ہے۔ فلاں
 روزنی ہے۔ اگر اس شخص میں تو کھاتے تک جات ہو تو ہی ہے مجھ سے پوچھو
 بڑی خوشی سے کہہ دوں گا۔ اب یہ عبد اللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے پوچھا کہ آپ قریب جاتے
 ہیں۔ تو بکے میرا آپ کہن ہے تو آپ نے فرمایا کہ تیرا آپ طائف ہے۔ بخاری بخاری
 سفر ۱۱۰ میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ آپ نے زالا سلوف فضا شکرہ یعنی جہ پوچھنا
 یا پوچھو۔ تو اس شخص نے اپنے آپ کا پتہ پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ ڈانڈ۔ دوڑ کر
 لے پوچھا میرا آپ تو آپ نے فرمایا سالم ہے۔ بتاؤ۔ اب بھی کوئی حضور کے علم قریب
 میں شک ہے۔ کیا یہ بھی غائب ہے۔ ہرگز نہیں۔ اب یہ غمراہ نہیں ہو سکتا کہ حضرت
 کا علم پوچھو نہیں سالم فرمایا۔ جہ پوچھو۔ حاضرین نے بھی عام ہی سمجھا۔ تب تو آپ

کا پتہ نہ تھا۔ کوئی ہوشیار کا کب وہ اپنی حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یاد کرتے
 ہر شے کہتے کہ یہ بڑے فرشتوں کے اہل امت آپ کو دکھائے گئے تھے نہ خیالی نہ
 عقلی مطلب یہ کہ کسی نے کہا کہ تو خدا کا ہے وہ وہاں نہیں نکلا کے ساتھ وہی عقل
 پر ہر دماغ کی ہے۔ ہمارا تو یہ بیان کرنا مقصود تھا کہ آپ امت کے اہل امت و اہل
 ہی ہو یا اس نے ان کے ذریعوں کے ذریعے ہی ہیں۔ انہوں نے یہ کہہ کر اہل امت
 تسلیم کیے۔ اس مسئلہ میں آپ کی زیادہ تفصیل دیکھو۔ تو میری کتاب انصاف الحق
 دیکھو تم قیامت پر فائز تمل سکتی ہے۔

غیر اس کو یہ عقیدہ ہو کہ خدائے تعالیٰ کے واسطے سے اہل علم کا خیال کرنا جبر ہے
 اپنے آپ کے خیال سے۔ اس کے لئے جو دھرم ہے اللہ علیہ وسلم کے خیال سے ایسے ان کی
 تنظیم دل میں جبر جادوگی۔ ہمارا دستِ حق پڑا کیا اسی سرِ عظمت و عظمت و توفیق
 کا صاف انکار نہیں کیا۔ حدیث کا دیکھو من لعل کہ حق بکرت احب الیہ من
 والدہ و ولد و اولاد اس حدیث کا نزول نہیں ضرور ہے۔ حضور فرمادیں کہ
 جو بچہ آپ سے محبوب نہ بنائے۔ مومن نہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ محبت و رحمت دل
 میں نہ رہے۔ استقلال ہے۔ جیسا کہ ایمان سے

غیر کہ تمہارے نہیں تنظیم عجیب اہل کبرے ذریعہ پر منت کیجئے
 اللہ کے حب کا حق تھا یہی۔ عشق کے پائے طہوت کیجئے

جس نے تشبیہ میں دعوئے حاکم صلی اللہ علیہ وسلم کیا۔ کیا اس کے خواجے اس میں
 دوسرے خیال نہ آوے گا۔ خیال آوے تو غریب ہوگا۔ اس سے مسلم ہمارا خدائے حق ہے وہ
 ان کے نزدیک غریب ہے۔ یہ ہے ان کا جبر عقائد سول اللہ پر ایمان۔ ب
 یہ عقائد خاسد و شکر کوئی نہ کہہ گا کہ سکتے ہیں ہرگز نہیں۔ جب یہ کہہ گا وہ
 ہوتے۔ تو یہ ہماری خدائے نام کیس طرح بن سکتے ہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

غیر مقلد کی طہارت و صلت

پچھلے اہل غریب و غلط ہو۔ سو ہی مہدائے خدائی پر ہی کافروں سے طلبہ ۱۳۳۲ھ

۱۲۴۱۔ رشتہ رشتی کا کل نام ہے۔ قریب و دور۔ کار کا نام ہے۔ حال عرفہ کہ جس میں
 ایک وقت پر کسی شخص پر چاہے مرد و عورت اگر کسی کے عرفہ پہنچے۔ **مسئلہ ۱۲۴۲**
 ۱۲۴۲۔ عقل کے نام پر خود بخود خون نہیں سہاں ہے۔ وہ بھڑکتا ہے۔
 جعفر بن قاس کے صاحب غلت پاک ہے۔ خوف بھڑکی مسٹ۔ نہایت کمال
 ہے۔ نہ کہ وہ نہیں چاہو وہاں **مسئلہ ۱۲۴۳**۔ پھانسی سونے کے چاندی میں نہ کہ نہیں
 وہاں **مسئلہ ۱۲۴۴**۔ طرب پاک۔ وہ وہاں **مسئلہ ۱۲۴۵**۔ خوف بھڑکی **مسئلہ ۱۲۴۶**
 سونے پھانسی کے چاندی میں وہ نہیں پہنچی نہیں مرد و عورت ہے۔ وہیں **مسئلہ ۱۲۴۷**
مسئلہ ۱۲۴۸۔ یوں ناکوں کو زہر پھانسی کو پھانسی کا کہ ہے وہ وہاں **مسئلہ ۱۲۴۹**
 خانی بھڑکی کے سوا یہ کب جانور مرد و عورت سہاں ہے۔ خوف بھڑکی **مسئلہ ۱۲۵۰**
 پھانسی سونے کے چاندی ہاتھ وہاں **مسئلہ ۱۲۵۱**۔ نہایت سہاں میں کھانی
 میں بھڑکی کہتے ہیں۔ خوف بھڑکی **مسئلہ ۱۲۵۲**۔ دیکھو کہ کتہہ ہر وقت نہیں چاہی
 کہتے وقت پھانسی مرد و عورت پاک ہے وہیں **مسئلہ ۱۲۵۳**۔ خوف بھڑکی **مسئلہ ۱۲۵۴**
 کتہہ کو دیکھئے۔ مسٹ خانی پھانسی **مسئلہ ۱۲۵۵**۔ چاندی پاک
 وہ وہاں **مسئلہ ۱۲۵۶**۔ نام پر پھانسی مرد و عورت کا (نام میں) سہاں (سہاں) پاک
 ہے۔ (سہاں) وہ وہاں **مسئلہ ۱۲۵۷**۔ پانی اگر کتہہ ہی بھڑکی چاہی
 کہ پھانسی چاہی (سہاں) پھانسی میں چاہی۔ اگر رنگ مرد و عورت ہے۔ تو کتہہ
 خوف بھڑکی مسٹ (سہاں) پاک جن سے نہ سہاں نہیں پہنچی وہاں **مسئلہ ۱۲۵۸**
مسئلہ ۱۲۵۹۔ بعض صاحب خاص ہے۔ (سہاں) **مسئلہ ۱۲۶۰**۔ صاحب کی قسم
 (سہاں) نہیں۔ (سہاں) **مسئلہ ۱۲۶۱**۔ حضرت علیؑ نے تین سو مسٹ **مسئلہ ۱۲۶۲**
 کی ہے (کتہ سے) مسٹ میں تیرے **مسئلہ ۱۲۶۳**۔ دام چاندی بھڑکی کتہہ
 نہا۔ رشتی ہے۔ (سہاں) **مسئلہ ۱۲۶۴**۔ کتہہ سے عورت سے عورت
 کہے میں کتہہ دیکھا ہے۔ (سہاں) **مسئلہ ۱۲۶۵**۔ شکر۔ (سہاں) **مسئلہ ۱۲۶۶**
 باہر ہے (سہاں) **مسئلہ ۱۲۶۷**۔ گاندھیاں کتہہ طبع کے لئے مسٹ ہے